

اعْلَامُ النَّاسِ بِحُكْمِ الصَّلَاةِ مَكْشُوفٌ لِّلرَّاسِ

معروف بہ

# نگلے سر نماز پر طرہ صنا کیسا؟

مِفْتَی رِضَاءِ الْحَقِّ اشرفی

ناشر

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی مالحقہ السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف

جامع اشرف درگاہ کچھوچھ شریف ضلع امبیڈ کرنگریوپی

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: اعلام الناس بحکم الصلاة مکشوف الراس

معروف بہ: ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟

مصنف: مفتی رضاء الحق اشرفی مصباحی

ترتیب کار: مولانا جابر حسین مصباحی استاذ جامع اشرف

کمپوزنگ: اطہار اشرف کمپیوٹر سینٹر جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

سن اشاعت: جنوری 2017ء

تعداد صفحات: 48

قیمت: 40 روپے

ملنے کے پتے:

○ السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھہ شریف، امبیڈ کرنگریوپی

○ اہل سنت ریسرچ سینٹر جوگیشوری مہائی، مہاراشٹر۔ 9987517752

○ مکتبہ فیضان اشرف خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارلاں جامع اشرف کچھوچھہ شریف یوپی

○ الاشراف اکیڈمی دہلی۔ 9891105516

○ الاشراف اکیڈمی، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ۔ 8869998234

○ مدرسہ اشرفیہ غریب نوا زنبی بستی راج محل صاحب گنج جھارکھنڈ۔ 7764078380

○ مکتبہ الاشراف 736 نزد خانقاہ اشرفیہ خوش آمد پورہ مالگاؤں مہاراشٹر 9890339588

## عرض ناشر

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی (ARC) ملحقہ السید محمود اشرف دارالتحقیق والتصنیف جامع اشرف کچھوچھ مقدسہ کی جانب سے اس سے قبل متعدد کتب شائع ہو کر قارئین کرام سے سند قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ فرقہ و ہابیہ ضالہ (غیر مقلدین و اہل حدیث) کے رد میں ترک رفع یدین، نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، فسق یزید، لقب امام اعظم، فرقہ مرجیہ اور وہابیہ، تشہد میں انگلی ہلانا؟ اور شہادت امام حسن کی اشاعت کے بعد زیر نظر رسالہ ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ بعض علماء اہل حدیث کے فتاویٰ اور تحریروں سے ماڈرن اہل حدیث نو جوانوں میں ننگے سر نماز پڑھنے کا رجحان عام ہوتا جا رہا ہے۔ لہذا ضرورت محسوس ہوئی کہ اس عنوان پر بھی ایک تحقیقی اور مدلل رسالہ شائع کر دیا جائے تاکہ اس غلط فہمی کازالہ کر دیا جائے کہ ننگے سر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ الحمد للہ اس جامع رسالہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں اور آثار صحابہ و تابعین اور بعض علماء اہل حدیث کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا عذر ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔

بانی سینٹر حضور قائد ملت گل گلزار غوثیت محمود المشائخ مولانا ابوالخیر سید شاہ محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی کی مضبوط سرپرستی میں سینٹر دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق دین و سنت کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ لہذا اس کی ہمہ جہت ترقی کے لئے ہر ممکن تعاون پیش کرنا ہر سنی مسلمان کی دینی و ملی ذمہ داری ہے۔ فقط

اراکین اہل سنت ریسرچ سینٹر ممبئی۔

## دعائیہ کلمات

قائد ملت محمود المشائخ مولانا الحاج الشاہ ابوالمختار سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھو چھو شریف

بسم الله الرحمن الرحيم۔ الحمد لله الذي هدانا الى طريق المعرفة واليقين  
والصلاة والسلام على رسوله محمد المختار احمد الاولين والآخرين  
الذي بعث في الاميين لاطهار اشرف الدين محمودا ورحمة للعالمين  
وعلى آله الطيبين الطاهرين واصحابه الهادين المهديين الى يوم الدين۔

کامل مسلمان وہ ہے جو اپنے اقوال وافعال میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا عامل  
ہو۔ سچا مسلمان اپنی طبیعت پر شریعت کو ترجیح دیتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو وہی پسند کرنا  
چاہئے جو اللہ کے رسول اور آپ کے صحابہ کو پسند تھا۔ احادیث و آثار صحابہ کے مطالعہ  
سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو ٹوپی یا عمامہ  
کے ساتھ نماز پڑھنا پسند تھا۔ کبھی آپ نے اور آپ کے اصحاب نے بلا عذر ننگے سر نماز  
نہیں پڑھی، تو ہم مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اس پسندیدہ  
طریقے کو اپنائیں۔

قرآن حکیم میں نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ننگے  
سر نماز پڑھنا خلاف زینت ہے، اسی بنا پر مذاہب اربعہ کے فقہاء و مجتہدین نے اس کو  
مکروہ فرمایا ہے، لیکن آج کل فیشن پرست نوجوانوں میں ننگے سر نماز پڑھنے کا رجحان  
عام ہوتا جا رہا ہے، اس لئے ایسے افراد کی اصلاح کی خاطر اہل سنت ریسرچ سینٹر کی

جانب سے یہ مختصر جامع و مفید کتاب شائع کی جا رہی ہے۔ اس میں دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا عذر رستی و کاہلی یا فیشن کے طور پر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ و خلاف سنت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مولف کتاب، اہل سنت ریسرچ سینٹر کے جملہ کارکنان، علما محققین، اراکین و معاونین کو دونوں جہان کی فلاح و کامیابی عطا فرمائے سینٹر کو ترقی کی شاہ راہ پہ گامزن فرمائے اور اس کی خدمات کو عام و تمام فرمائے۔ آمین

بوسیلتہ رسولہ الامین

فقط دعا گو و دعا جو

فقیر اشرفی و گدائے جیلانی ابوالمختار سید محمود اشرف اشرفی جیلانی  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھو شریف۔  
۲۴ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے

بلا عذر ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔ کسی ایک حدیث سے ثابت نہیں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ننگے سر خود نماز پڑھی ہو یا اپنے کسی صحابی کو پڑھنے کا حکم دیا ہو اور کوئی ایک روایت ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی صحابی نے بلا عذر ننگے سر نماز پڑھی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ عام اوقات میں بھی آپ ننگے سر نہیں ہوتے تھے۔ سر مبارک پہ یا تو عمامہ ہوتا یا ٹوپی ہوتی۔ حالت احرام کے سوا عام حالات جس میں حالت نماز بھی داخل ہے، میں آپ ننگے سر نہیں رہتے تھے۔ آپ کا ایک عمامہ تھا جسے عام طور پر پہنتے تھے، اس کا نام آپ نے "السَّحَاب" رکھا تھا۔ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے۔ ابن الاثیر الجزری لکھتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمي كل شيء له، فكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة تسمى: السحاب. وكان يلبس تحت العمامة القلائنس اللاطئة۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اپنی ہر استعمالی چیز کا نام رکھتے تھے۔ آپ کا ایک عمامہ تھا جس کو السحاب کہا جاتا تھا۔ آپ عمامہ کے نیچے سر سے چمکی رہنے والی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

[اسد الغابۃ ۱- ۳۷]

محدث علی القاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ابن عساکر کے حوالے سے نقل کیا ہے:

حدیث (1) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَيْرِ الْعَمَائِمِ، وَيَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَيْرِ قَلَانِسٍ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوئیاں پہنتے تھے اور کبھی صرف ٹوپی پہنتے اور کبھی بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے۔

[مرقاۃ المفاتیح ۷- ۲۷۷۷]

ملا علی قاری نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، اور وہ حدیث جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں اُس حدیث کی سند بھی اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کے باوجود علما نے یہ فرمایا ہے کہ بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ باندھنا مشرکین کا طریقہ ہے اور صحیح حدیث میں مشرکین کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ باندھنا نہیں چاہئے، جیسا کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں لکھا ہے۔

حدیث (2) امام ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اونچے درجے کے شہید کی رفعت و بلندی کا ذکر کرتے وقت اپنے سر کو اونچا اٹھاتے ہوئے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اُس کو یوں سراٹھا کر دیکھیں گے۔ یہ ارشاد فرماتے وقت آپ ﷺ کی ٹوپی یا روایت بیان کرتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گر گئی۔ [سنن الترمذی ۳- ۲۲۹]

اگر سر سے گرنے والی ٹوپی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی تو اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضور عام حالات میں ننگے سر نہیں رہتے تھے اور اگر ٹوپی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ کرام عام حالات میں ننگے سر نہیں رہتے تھے۔

حدیث (3) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام باندھنے والے کا لباس کیا ہو؟ آپ نے جواب دیا:

لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبُرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ [صحیح بخاری، ج: ۵۸۰۶]

ترجمہ: تم [احرام میں] نہ قمیص پہنو نہ عمامہ، نہ پاجامہ، نہ ٹوپی، نہ خف۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا لباس عام حالات میں قمیص، پاجامہ، عمامہ اور ٹوپی ہوتی تھی۔ حالت نماز بھی اس میں داخل ہے۔ اگر بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا مسنون ہوتا تو خود آپ سے ننگے سر نماز پڑھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھنے کا حکم دینا ثابت ہوتا اور جیسا کہ حالت احرام کو آپ نے عام حالات سے مستثنیٰ فرمایا حالت نماز کو بھی مستثنیٰ فرما دیتے۔ جب حالت نماز کو مستثنیٰ کرنا ثابت نہیں تو معلوم ہوا کہ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا مطلوب و مسنون ہے۔

امام طبرانی نے فرمایا:

حدیث (4) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ قَالَا: ثَنَا يَحْيَى الْحِمَانِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، ثَنَا عَمَارُ بْنُ مَطَرٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُهُمْ فِي الْبُرَانِسِ وَالْأَكْسِيَةِ وَأَيْدِيهِمْ فِيهَا يَزْفَعُونَهَا إِلَى نُحُورِهِمْ أَوْ قَالَ: إِلَى ضُدُورِهِمْ"

[المعجم الكبير للطبرانی ۲۲-۴۰]

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دیکھا، جاڑے کے موسم میں وہ ٹوپیوں اور چادروں میں نماز پڑھتے تھے۔ ان کے ہاتھ چادروں کے اندر ہوتے اور انہیں سینے تک اٹھاتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ٹوپیاں پہن کر نماز ادا کرتے تھے۔

امام طبرانی نے فرمایا:

حدیث (5) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَيَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرُو بْنِ وَهَبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: خَصَلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ أَنْ شَهِدْتُهِمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَصَلَاةُ إِمَامٍ خَلْفَ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَبَرَّزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ أَتَيْنَهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صَبِغَةُ الْكُمَيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَّتِهِ، وَعَلَى عِمَامَتِهِ، وَعَلَى خَفَّيْهِ، ثُمَّ أَتَيْنَا الْقَوْمَ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَدْ قَدَّمَ الْقَوْمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، فَأَذَرْنَا مَعَهُمْ رَكْعَةً، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى [المعجم الكبير ۲۰-۲۲۶]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں دو خصلتوں کے بارے میں اب کسی اور سے نہیں پوچھوں گا، کیوں کہ میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھی ہیں۔ ایک خفین پر مسح کرنا اور دوسری امام کا اپنی رعیت کی اقتدا

میں نماز پڑھنا۔

ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک جگہ ہم نے قیام کیا۔ نبی کریم ﷺ اپنی حاجت کے لئے گئے، جب واپس آئے تو میں نے وضو کا پانی پیش کیا۔ وضو کرتے وقت آپ جبہ مبارکہ کی آستین نہ چڑھا سکے، کیوں کہ آستین تنگ تھی۔ آپ نے جبہ کے اندر کی طرف سے ہاتھوں کو نکالا اور دھویا۔ پیشانی کی مقدار سر کے اگلے حصے کا مسح کیا پھر عمامہ پر ہاتھ پھیرا اور خفین پر مسح کیا پھر ہم قافلہ کے پاس آئے۔ لوگ عبدالرحمن بن عوف کو اپنا امام بنا کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دوسری رکعت بعد میں پوری کی۔

طبرانی کی ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے:

فَتَحَرَّكَ لِجِئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْمَأَ بِإِيدِهِ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنْ  
اثْبُتْ، فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا، وَقَضَيْنَا مَا فَاتَنَا۔

طبرانی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"فَصَلَّيْنَا مَعَهُ الرَّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْنَا۔"

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی آمد کی وجہ سے عبدالرحمن بن عوف پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے اشارے سے حکم دیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر جو رکعت ہم نے امام کے ساتھ پائی پڑھی اور جو چھوٹ گئی تھی اسے بعد میں پوری کی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے وقت عمامہ پہنے ہوئے تھے وضو کرتے وقت آپ نے عمامہ سر سے نہیں اتارا جب کہ یہ وقت اس کے لئے مناسب تھا تو ظاہر یہی ہے کہ آپ نے نماز میں داخل ہوتے وقت بھی عمامہ کو نہیں اتارا اور عمامہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

حدیث (6) أَخْبَرَ نَاعِبُ الرِّزَاقِ قَالَ: أَخْبَرَ نَاعِبُ اللَّهِ ابْنُ مُحَرَّرٍ قَالَ: أَخْبَرَ نَبِيَّ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرٍ عِمَامَتِهِ قَالَ ابْنُ مُحَرَّرٍ: وَأَخْبَرَ نَبِيَّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

ترجمہ: امام عبد الرزاق نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن محرر نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی یزید بن اصم نے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عمامہ کے کونے پر سجدہ فرماتے تھے۔ ابن محرر نے کہا: مجھے سلیمان بن موسیٰ نے خبر دی مکحول کے حوالے سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

[مصنف عبد الرزاق ۱-۴۰۰]

صالح بن حیوان تابعی کی مرسل روایت ہے:

حدیث (7) عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَوَانَ السَّبَائِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي يَسْجُدُ بِجَبِينِهِ وَقَدْ اعْتَمَ عَلَى جَبْهَتِهِ فَحَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے پیشانی تک عمامہ باندھ رکھا تھا اور اسی پہ سجدہ کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیشانی سے عمامہ کو ہٹا دیا۔ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲-۱۵۱]

اگرچہ یہ روایت مرسل ہے، لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مقبول ہے۔ بیہقی نے فرمایا: هذا المرسل شاهد لمرسل صالح۔ یہ مرسل روایت مقبول مرسل روایت کی شاہد ہے۔ وہ شخص عمامہ باندھ کر نماز ادا کر رہا تھا، اُسے آں حضرت ﷺ نے عمامہ باندھنے سے

منع نہیں فرمایا، صرف یہ کیا کہ پیشانی سے عمامہ کو ہٹا دیا تاکہ سجدہ بطریق احسن پیشانی پہ ہو۔ اس سے پتہ چلا کہ عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنا صحابہ کا طریقہ تھا اور حضور کو یہ پسند تھا ورنہ عمامہ اتار کر خالی سر نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔

السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہے:

حدیث (8) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قَطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مَقْدَمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ قطری عمامہ میں تھے۔ آپ نے عمامہ کے اندر ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصے کا مسح فرمایا اور عمامہ کو نہیں اتارا۔ اس حدیث کی ابو داؤد نے سنن میں تخریج کی ہے [السنن الکبریٰ ۱۰۰]۔

اس سے ظاہر یہی ہے کہ وضو کے بعد نماز پڑھتے وقت آپ نے عمامہ کو نہیں اتارا کیوں کہ وضو کا وقت، عمامہ کو اتارنے کا ایک مناسب وقت تھا، جب وہاں نہیں اتارا تو ظاہر ہے کہ نماز کے وقت بھی نہیں اتارا ہوگا۔ نماز میں اتارنے کی بات خلاف ظاہر ہے جس کے ثبوت پر دلیل چاہیے اور اس پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ عمامہ کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے، نگے سر نہیں۔

## صحابہ و تابعین کرام ٹوپی، عمامہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے: آثار صحابہ و تابعین

(1) امام عبدالرزاق نے فرمایا:

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَرَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى الْخَلَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مَزْرُورَةٌ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَى جُوزَيْنِ لَهُ مِزْعًا أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ صَلَّى قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَ الْقَلَنْسُوَةُ بِمَنْزِلَةِ الْعِمَامَةِ۔ [مصنف عبدالرزاق ۱-۱۹۰]

ترجمہ: عبداللہ بن ضرار نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، بیت الخلا سے آئے۔ وہ سفید، گھنڈی لگی ہوئی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے ٹوپی پر ہاتھ پھیرا [سر پر مسح کرنے کے بعد] اور روئیں دار سیاہ رنگ کے پائتا بے [جو خوف کی طرح تھے] پر مسح کیا پھر نماز ادا کی۔ سفیان ثوری نے کہا کہ ٹوپی عمامہ کی منزل میں ہے [ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا بھی مسنون ہے]

(2) ابن المنذر نے بیان کیا:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ، وَصَلَّى بِنَاصِلَةِ الْفَرِيضَةِ۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی اسماعیل بن عمار نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی یزید بن ہارون نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عاصم نے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور اپنے عمامہ اور خفین پہ مسح کیا پھر ہمیں فرض نماز پڑھائی۔ [الاوسط فی السنن والایجماع والاختلاف ۱-۴۶۸]

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:

(3) عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بَالَ، ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً۔

ترجمہ: ثوری سے مروی ہے، عاصم کے حوالے سے۔ انہوں نے کہا: میں نے انس بن مالک کو دیکھا، انہوں نے استنجا کیا پھر کھڑے ہوئے۔ وضو کیا تو اپنے عمامہ پر مسح کیا پھر اٹھے اور فرض نماز پڑھی۔ [مصنف عبدالرزاق ۱-۱۸۹]

(4) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بوقت ضرورت ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا طریقہ عملی طور پر بتایا کہ اگر کسی کے پاس صرف ایک ہی چادر ہو تو اس سے نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کو گدی کی طرف سے باندھ لے۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ صرف ایک چادر میسر ہو تو بھی نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سر پہ بھی چادر کا ایک حصہ ہو۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

صلی جابر فی ازار قد عقدہ من قبل قفاه۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک ازار میں نماز پڑھی جسے انہوں نے اپنی گدی کی طرف سے (سر پہ) باندھ لیا تھا۔ (صحیح بخاری حدیث 352)

فائدہ:

حدیث 3 میں عمامہ پر مسح تبعا تھا۔ رسول اکرم نے ﷺ پہلے چوتھائی سر کا مسح فرمایا پھر عمامہ پر ہاتھوں کو پھیر لیا۔ جیسا کہ مصنف عبدالرزاق کی اس روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے:

☆ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ

عَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهِ، ثُمَّ يُمَرُّ بِيَدِهِ عَلَى الْعِمَامَةِ۔

ترجمہ: امام عبدالرزاق نے حماد سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنے عمامہ پر مسح فرماتے، اس کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو سر کے پیشانی والے حصے [اگلے حصہ] پر رکھ کر مسح کرتے پھر عمامہ پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔ [ایضاً]

اس روایت میں مزید اس کی وضاحت موجود ہے:

☆ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ۔

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ [وضو کرتے وقت] عمامہ کو اتار لیتے تھے پھر سر کا مسح کرتے تھے۔ [ایضاً]

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

☆ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقُلَنُوسَةَ، وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ۔

ترجمہ: نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ جب اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو ٹوپی کو اٹھا لیتے اور سر کے اگلے حصے پر مسح کرتے تھے۔ [السنن الکبریٰ ۱-۱۰۱]

اس روایت کو دارقطنی نے اپنی سنن میں بھی ذکر کیا ہے۔

امام بغوی لکھتے ہیں:

☆ وَلَمْ يَجُزْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ بَدَلًا مِنْ مَسْحِ الرَّأْسِ۔

ترجمہ: اکثر اہل علم نے سر کے بدلے صرف عمامہ پر مسح کو جائز نہیں کہا۔

[تفسیر البغوی ۲-۲۲]

امام فخر الدین رازی نے فرمایا:

لَا يَجُوزُ الْإِكْتِفَاءُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَنَا أَنَّ الْآيَةَ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّهُ يَجِبُ الْمَسْحُ عَلَى الرَّأْسِ۔

ترجمہ: عمامہ پر مسح کو کافی سمجھنا جائز نہیں۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سر پر مسح کرنا واجب ہے۔ [تفسیر الرازی ۱۱-۳۰۵]

(5) امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَسْجُدُونَ وَأَيْدِيهِمْ فِي ثِيَابِهِمْ، وَيَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَى عِمَامَتِهِ۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سجدہ کرتے تھے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ ان کے کپڑوں میں ہوتے اور کوئی آدمی اپنے عمامے پر سجدہ کرتا۔

[السنن الکبری للبیہقی ۲-۱۵۳]

اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام عموماً عمامہ کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے اور ٹوپی کے ساتھ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(6) سنن ابی داؤد میں ہے:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالِ أَذُنَيْهِ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسٌ وَأَكْسِيَّةٌ

ترجمہ: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز کے شروع میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا۔ پھر میں

صحابہ کرام کے پاس آیا تو انہیں دیکھا کہ نماز کے شروع میں سینے تک ہاتھ اٹھاتے اور ان کے سروں پہ ٹوپیاں ہوتیں اور بدن پر چادریں [سنن ابی داود ۱-۱۹۳] یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو وہابی غیر مقلد عالم شیخ البانی نے بھی حاشیہ ابوداؤد میں صحیح کہا ہے۔

(7) ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَأَى رَجُلًا يَصَلِّي وَ عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بِطَانَتِهَا مِنْ جُلُودِ النَّعَالِبِ، قَالَ: فَأَلْقَاهَا عَنْ رَأْسِهِ، وَقَالَ: مَا يَذْرِيكَ، لَعَلَّهُ لَيْسَ بِذَكِيٍّ۔ [مصنف ابن ابی شیبہ ۲-۶۲]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کا اندرونی حصہ لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو اتار دیا اور فرمایا: کیا معلوم، ہو سکتا ہے اس کی جلد ناپاک ہو

اس روایت سے اتنا تو ضرور ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے دور میں بھی لوگ ٹوپوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔

(8) امام بیہقی نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

مِلْحَانَ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ: "كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَلَيْنَا بِالْكُوفَةِ سَنَةً، وَكَانَ يَخْطُبُنَا كُلَّ جُمُعَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ"۔

ترجمہ: ملحان بن ثوبان کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفہ میں ایک سال ہمارے امیر رہے۔ وہ ہر جمعہ کو سیاہ عمامہ پہن کر خطبہ دیتے تھے۔ [السنن الکبریٰ ۳-۳۵۰]

اس روایت سے ظاہر ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز عمامہ پہن کر پڑھایا کرتے تھے۔ کیوں کہ یہ احتمال کہ عمامہ کے ساتھ خطبہ دے کر نماز کے وقت عمامہ اتار دیتے تھے، ظاہر کے خلاف اور بے دلیل ہے۔

(9) عیاض بن عبداللہ القرشی کی مرسل روایت ہے:

رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ  
ازْفَعِ عِمَامَتَكَ، فَأَوْمَأَ إِلَى جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو اشارہ سے حکم دیا کہ عمامہ کو اوپر اٹھا کر پیشانی کو ظاہر کر دو [اور پیشانی پر سجدہ کرو] [ایضا]

(10) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل فرمایا:

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهِ۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو عمامہ کو پیشانی سے ہٹا کر پیشانی کو ظاہر کر دیتے تھے [تاکہ پیشانی پر سجدہ ہو] [مصنف ۱۔ ۲۴۰]

(11) مصنف ابن ابی شیبہ ہی میں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلْيُخْسِرِ الْعِمَامَةَ عَنْ جَبْهَتِهِ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو پیشانی سے عمامہ کو ہٹالے۔ [ایضا]

(12) اسی میں ہے:

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ نہیں کرتے تھے [ایضا]  
 محدث عبدالرزاق نے ابراہیم نخعی کی روایت نقل کی کہ لوگ [صحابہ و تابعین] مختلف قسم کی  
 ٹوپوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں:

(13) عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ فِي مَسَاتِقِهِمْ، وَبِرَاسِهِمْ، وَطِيَالِسِهِمْ  
 مَا يَخْرُجُونَ أَيَدِيَهُمْ مِنْهَا۔

ترجمہ: ابراہیم نخعی نے کہا کہ لوگ مساتیق [مخصوص شامی جبوں] اور برانس اور  
 طیالس [مخصوص ٹوپوں] میں نماز ادا کرتے تھے۔ [سردی کے سبب] جبوں سے ہاتھ  
 نہیں نکالتے تھے۔ [مصنف عبدالرزاق ۱-۴۰۱]

محدث ابو نعیم نے ہشام کی روایت ذکر کی ہے۔ ہشام نے کہا:  
 (14) صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَسْجِدٍ وَاسِطٍ،  
 فَحَتَمَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ إِلَى الطَّوَّاسِينِ وَكَانَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ كَوَّرَهَا اثْنِي عَشَرَ  
 ذِرَاعًا فَلَهَا بَدْمُوعُهُ وَوَضَعَهَا قَدَامَهُ۔

ترجمہ: میں نے منصور بن زاذان [تابعی] کے پہلو میں جمعہ کے دن واسط کی جامع  
 مسجد میں نماز پڑھی۔ انہوں نے دو ختم قرآن پڑھا اور تیسری بار طوآسین {طسم} تک۔  
 [حلیۃ الاولیا میں الی النخل ہے ۱۲م] وہ بارہ گز کا عمامہ پہنے ہوئے تھے۔ آنسو پونچھتے  
 پونچھتے ان کا عمامہ تر ہو گیا۔ پھر انہوں نے اس کو اپنے سامنے رکھ دیا [حلیۃ الاولیا ۳-۵۷]  
 اس روایت کو علامہ ذہبی نے بھی سیر اعلام النبلا میں ذکر کیا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

(15) عَنْ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ وہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔

[مصنف ۱-۲۳۹]

مکحول تابعی جو مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ کے راوی ہیں، وہ بھی عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے

(16) مصنف ابن شیبہ ہی میں ہے:

عَنْ مَكْحُولٍ، "أَنَّه كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصْرِي مِنْ بَرْدِ الْحَصَى۔

ترجمہ: مکحول سے منقول ہے کہ وہ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔ محمد بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: میں کنکریوں کی ٹھنڈک سے اپنی آنکھ کو نقصان پہنچنے کا خوف محسوس کرتا ہوں۔ [ایضا]

(17) امام بخاری نے تعلیقاً یہ روایت نقل کی:

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ

ترجمہ: حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ لوگ [صحابہ] عمامہ اور ٹوپی پہ (عمامہ و ٹوپی پہنے ہوئے) سجدہ کرتے تھے۔ [صحیح البخاری ۱-۸۶]

(18) ابراہیم نخعی تابعی یہ پسند کرتے تھے کہ نمازی عمامہ کو پیشانی سے ہٹالے۔ چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّه كَانَ يُحِبُّ لِلْمُعْتَمِ أَنْ يُنَحِّيَ كَوْرَ الْعِمَامَةِ مِنْ جَبْهَتِهِ

ترجمہ: ابراہیم نخعی سے مروی ہے وہ عمامہ والے کے لئے یہ پسند کرتے تھے کہ عمامہ کے پیچ کو پیشانی سے ہٹالے۔ [مصنف ۱-۲۴۰]

(19) حضرت محمد ابن سیرین تابعی عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَرِهَ السُّجُودَ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ

ترجمہ: ابن سیرین سے مروی ہے کہ انہوں نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے کو ناپسند سمجھا۔ [ایضاً]

(20) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کو [تنبیہ کرتے ہوئے] کہا: شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے ہیں۔ [ایضاً]

فائدہ:

اگرچہ عمامہ کے پیچ اور ٹوپی کے کنارے پر سجدہ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کھلی پیشانی پہ سجدہ کرے۔

مذکورہ روایتوں سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام بھی کھلے سر نماز نہیں پڑھتے تھے۔

## منکرین کا موقف:

اہل حدیث غیر مقلدین کے بعض علما اگرچہ ننگے سر نماز پڑھنے کو ناپسندیدہ عمل قرار دیتے ہیں لیکن اس مسئلے میں بھی وہ احناف کو لعن طعن کا نشانہ بناتے ہیں اور ان پر یہ الزام رکھتے ہیں کہ وہ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے کو فرض و واجب سمجھتے ہیں۔ احناف پرواہیوں کی یہ جھوٹی تہمت ہے۔ فقہ حنفی کی تمام معتبر کتابوں میں ہے کہ سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا مسنون و پسندیدہ ہے۔ اگر کوئی سستی و کاہلی سے کھلے سر نماز پڑھے تو یہ مکروہ ہے۔

چنانچہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب المحیط البرہانی میں ہے:

وتكره الصلاة حاسراً رأسه تكاسلاً، ولا بأس إذا فعله تذلاً وخشوعاً بل هو حسن، هكذا حكى عن شيخ الإسلام أبي الحسن السغدري رحمه الله.

ترجمہ: کاہل کی بنیاد پر کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر عاجزی و خشوع کے طور پر ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ اچھا ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام ابوالحسن السغدی سے منقول ہے۔ [المحیط البرہانی ۱- ۳۷۷]

العناية شرح الهداية میں ہے:

ويستحب أن يصلي في ثلاثة أثواب إزار وقميص وعمامة.

ترجمہ: تین کپڑوں تہبند، قمیص اور عمامہ میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔ [العناية ۲- ۴۷۷]

دررالحکام شرح غرر الاحکام میں ہے:

(وَصَلَاتُهُ حَاسِرًا رَأْسُهُ) لَلتَّكَاسُلِ وَعَدَمِ الْمُبَالَاهِ (لَا لِلتَّذَلُّلِ) حَتَّى لَوْ كَانَ لَهُ لَمْ يَكْرَهُ.

ترجمہ: سستی اور لا پرواہی سے کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر انکساری کے لئے ہو تو مکروہ نہیں۔ [باب المکروہات ۱- ۱۰۹]

حاصل کلام یہ ہے کہ احناف کے نزدیک نماز میں سر کو ڈھانپنا فرض یا واجب نہیں، لیکن وہابی اہل حدیث، احناف پر اس بات کی تہمت لگاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب فرقہء اہل حدیث کے ماڈرن نوجوان اور ہٹ دھرم عوام ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور اہل سنت کے افراد انہیں اس سے باز رہنے کی بات کہتے ہیں تو وہ اٹے انہیں پر سوال ٹھونکتے ہیں کہ کیا نماز میں ٹوپی لگانا فرض یا واجب ہے؟ مسجد کے عام مقتدی ایسے کٹ جھتی کرنے والے وہابیوں کو اپنے اپنے انداز میں حسب حال سمجھاتے بجھاتے ہیں اور ان کی ہٹ دھرمی پر اپنی

ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ دراصل یہ ناراضگی ان کی کٹ جتنی اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے، کہ ننگے سر نماز پڑھنے کو گویا وہ سنت سمجھتے ہیں۔ اگر محض جائز ہونے کی وجہ سے وہ ننگے سر نماز پڑھنے کی ضد کرتے ہیں تو قمیص پہننا کہاں واجب یا فرض ہے؟ نماز میں ستر چھپانا فرض ہے۔ صرف ایک لنگی یا صرف پاجامہ میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے، تو ایسے ماڈرن نمازیوں کو چاہئے کہ صرف ایک لنگی یا صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھا کریں۔ پاجامہ بھی کیا واجب ہے، گھٹنوں تک کا ایک چڑا ہی پہن لیا کریں۔ بلکہ بعض کے نزدیک ران بھی چھپانا واجب نہیں تو ایک چڑی ہی پہ نماز ادا کر لیا کریں۔ تہذیبِ فرنگ کی خاموش تائید کا ہنر سیکھے کوئی وہابی مولویوں سے۔ ع

امید حور نے سب کچھ سکھا رکھا ہے واعظ کو

یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں

سینوں کو ہدفِ ملامت بناتے ہوئے ایک وہابی عالم (ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین) لکھتے ہیں:

ہمارے یہاں اس سلسلے میں بڑے تشدد سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ لے تو اسے بڑی خشمگیں آنکھوں سے تاڑا جاتا ہے، جیسے کہ اس سے کوئی بہت ہی گھناؤنا جرم سرزد ہو گیا، اور اس شخص کو بڑا برا سمجھا جاتا ہے۔ جیسے کہ اس نے کوئی گناہ کبیرہ کا علانیہ ارتکاب کر لیا ہو۔ (ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سر نماز ص 7)

راقم عرض کرتا ہے کہ نماز میں سستی و کاہلی کی بنیاد پر بلکہ جان بوجھ کر اسے ایک معمولی مسنون طریقہ سمجھ کر ننگے سر نماز پڑھنا کیا برا عمل نہیں۔؟ جب وہابیوں کو خود اقرار ہے کہ سستی و کاہلی کی بنیاد پر ننگے سر نماز پڑھنا ناپسندیدہ عمل ہے تو کیا ناپسندیدہ عمل اچھا ہوتا

ہے؟ پھر اس سے باز رہنے کی تلقین کرنے پر اہلے تلقین کرنے والوں سے الجھا دکرنا اور اصلاح قبول نہ کر کے ہٹ دھرمی پر اتر آنا جیسا کہ آج کل کے بعض اہل حدیث نوجوان ایسا کرتے ہیں، کیا یہ اور بھی برا نہیں۔ اگر ایسے فیشن پرست اور کٹر واد اہل حدیث نوجوانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے اہل سنت کے افراد خشمگیں آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو کیا برا کرتے ہیں؟ اسے شدت پسندی کہنا جماعتی تعصب و بے جا طرف داری کے ساتھ ساتھ ننگے سر نماز پڑھنے والوں کو کھلی چھوٹ دینا اور ایک سنت سے بیزار کرنا ہے۔

اہل حدیث مولوی مزید لکھتے ہیں: بعض حضرات شدت احساس میں اس حد تک مبتلا ہو جاتے ہیں کہ پاس کوئی رومال یا ٹوپی نہ ہو اور مسجد سے بھی کسی چیز کے میسر نہ آنے پر قمیص کے بٹن کھول لیتے ہیں اور کالر اٹھا کر اسے گلے کی بجائے سر پر رکھ لیتے ہیں تاکہ سر ننگا نہ رہے۔ [ایضاً]

راقم کہتا ہے کہ وہابی مولوی کی یہ من گڑھت بات ہے۔ اہل سنت کے لوگ جب نماز کو آتے ہیں تو ٹوپی یا بعض افراد رومال وغیرہ سر پہ رکھنے کے لئے ساتھ لے آتے ہیں۔ جو لوگ نماز کے پابند ہوتے ہیں وہ اپنے پاس ٹوپی، رومال بھی رکھتے ہیں۔ اگر کبھی ایسا ہو گیا کہ ٹوپی یا رومال وغیرہ لانا کوئی شخص بھول گیا تو کسی دوسرے نمازی سے رومال مانگ لیتا ہے اور کچھ نہ ملنے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھ لیتا ہے۔ آج تک کوئی ایسا شخص نظر نہ آیا جس نے ٹوپی وغیرہ نہ ملنے کی صورت میں اپنی قمیص کا کالر اٹھا کر سر پہ رکھ لیا ہو اور یہ ممکن بھی نہیں کہ کرتا کا کالر اٹھا کر سر پہ رکھ لیا جائے اور اسے سر پہ رکھ کر نماز پڑھی جائے۔ وہابی مولوی نے جو کچھ لکھا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہے۔ یہ ان کا ایک من گڑھت مفروضہ ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر مان بھی لیا جائے کہ کسی شخص نے

اپنی لاعلمی اور نادانی سے ایسا کیا ہی ہو تو کیا اس کے اس عمل کو دلیل بنا کر اہل سنت کو لعن طعن کرنا درست ہے اور یہ کہنا صحیح ہے کہ اہل سنت کے لوگ نماز میں سر ڈھانپنے کو واجب سمجھتے ہیں؟ کسی ایک جاہل آدمی کے عمل کو دیکھ کر اسے اہل سنت کے علما اور ذمہ دار افراد کا عمل قرار دینا کون سی دیانت داری ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ اہل حدیث جو کچھ کہتے ہیں وہ خصوصاً احناف کے عناد و دشمنی میں کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک اہل حدیث عالم نے اپنی ہی جماعت کے معتمد عالم شیخ ناصر الدین البانی پر اس لئے ناراضگی ظاہر کی ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے کی کراہت کے مسئلے میں ان کا وہی موقف ہے جو احناف کا ہے۔

دیکھئے شیخ ابو خالد السلمی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

أحببت أن أنقل هنا رأياً مخالفاً - مع أنني لا أؤيده - وهو رأي الإمام محدث الشام محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله فإنه قال بکراهة كشف الرأس في الصلاة وحجته: - أنه ليس من الهيئة الحسنة في عرف السلف - أنه عادة أجنبية جلبها الكفار إلى بلاد المسلمين هذا وقد ضعف الألباني الحديث الذي رواه ابن عساکر عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ربما نزع قلنسوته فجعلها سترة بين يديه، انظر تفصيل كلامه في تمام المنة صفحة 165، 164

و كذلك أظن أن متأخري الأحناف يكرهون الصلاة حاسر الرأس بل عوامهم في الهند وباكستان ربما ضربوا رأس من صلى حاسراً أو ألبسوه شيئاً في رأسه بعنف وهو يصلي، وقد لاحظت كما لاحظ غيري أن الشيخ الألباني رحمه الله بحكم تفقهه في الصغر على المذهب الحنفي فإنه لا يزال يميل في

مسائل كثيرة إلى قول الأحناف وقد حاول بعض إخواننا جمع حنفیات الشیخ الألبانی، وإن شاء الله سوف أفتح موضوعاً لیشارک فیہ إخواننا فی الملتقى بهذا العنوان لنحاول جمع ماتیسر من تلك المسائل۔ والسلام

ترجمہ: میرا ارادہ یہ ہے کہ یہاں پر اپنی رائے پیش کروں جو محدث شام امام محمد ناصر الدین البانی کی رائے سے مختلف ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ نماز میں سر کو ننگا رکھنا مکروہ ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ سلف کے نزدیک اچھی حالت نہیں۔ یہ اجنبی حالت کافروں سے اسلامی شہروں میں آئی ہے۔ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے، جسے ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کبھار اپنی ٹوپی کو اتار کر سامنے سترہ بنا لیا۔ آپ ان کی پوری بات تمام المنہ صفحہ ۱۶۳، ۱۶۵ میں دیکھیں۔ البانی کی طرح متاخرین احناف بھی کھلے سر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔ بلکہ پاک و ہند کے عوام اس آدمی کے سر پہ چپت لگاتے ہیں جو کھلے سر نماز پڑھتا ہے، اور بڑی ناپسندیدگی کے ساتھ اس کے سر پہ کوئی کپڑا رکھ دیتے ہیں۔ میں اور میرے علاوہ دوسرے افراد کا بھی ماننا ہے کہ شیخ البانی باوجود اس کے کہ انہیں مذہب حنفی میں تفقہ کم ہے، ان کا میلان ہمیشہ کثیر مسائل میں احناف کے اقوال کی طرف رہتا ہے۔ ہمارے بعض احباب نے حنفیات البانی کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم جلد ہی اپنی سائٹ میں ایک عنوان جاری کریں گے تاکہ حنفیات البانی کے موضوع پر تبادلہ خیال کے لئے لوگ اس میں حصہ لیں اور جہاں تک ہو سکے ان مسائل کو جمع کیا جائے۔

[ارشیف ملتقى اہل الحدیث ۹۴-۶۵ بحوالہ المکتبۃ الشاملۃ]

قارئین کرام کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ متعصب اہل حدیث مولویوں کو احناف سے کتنا بغض

و عناد ہے۔ یہ اہل حدیث مولوی اپنے محدث و امام پر صرف اس وجہ سے گرج رہے ہیں کہ انہوں نے ننگے سر نماز پڑھنے کے مسئلے میں احناف کی تائید کی ہے۔

ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ ہمارا، منکرین [اہل حدیث] سے اختلاف اس بات پر ہے کہ وہ ننگے سر نماز ادا کرنے کی نوجوانوں کو گویا ترغیب دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث کی مسجد میں ہر نماز میں کچھ لوگ ننگے سر نماز ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ قیام حیدر آباد کے دوران راقم نے کئی مسجدوں میں خود اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

اہل سنت و جماعت کے لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو خلاف سنت سمجھتے ہیں، اس لئے اس سے خود بھی پرہیز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی پرہیز کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جو لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو اپنی عادت بناتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے انہیں اہل سنت و جماعت کے لوگ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ نہیں مانتے اور اپنے اس خلاف سنت عمل ہی کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس پر کٹ جیتی کرتے ہیں تو اہل سنت اس کو برا سمجھتے ہیں، لیکن وہابیہ اس کو شدت پسندی کہتے ہیں۔ کیا خلاف سنت عمل وہابیہ کے نزدیک برا نہیں اور کیا کوئی شخص خلاف سنت عمل کو ہی صحیح سمجھے اور اسی پر خود چلے اور دوسروں کو چلائے تو اسے برا سمجھنا اور اس پر ناراضگی کا اظہار کرنا شرعی اعتبار سے غلط ہے؟

ایک وہابی مولوی صاحب اپنی جماعت (لطف کی بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کو اہل سنت سے خارج لکھا ہے۔ ۱۲م) کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تیسرا مکتب فکر اہل الحدیث حضرات کا ہے، جن کے نزدیک ننگے سر نماز تو ہو جاتی ہے، خصوصاً جب یہ ضرورتا بھی ہو۔ لیکن محض سستی ولا پرواہی کی بنا پر ننگے سر نماز پڑھنے کو

فیشن ہی بنا لینا، اسے وہ بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ احناف کی طرح اس صورت کو وہ بھی غیر مستحسن یا مکروہ و ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔ (ٹوپی و گپڑی سے یا ننگے سر نماز ص 19)

جب ننگے سر نماز پڑھنے کو احناف کی طرح اہل حدیث حضرات بھی ناپسند و مکروہ سمجھتے ہیں تو پھر اس مسئلے میں اہل سنت پر وہ گرجتے اور برستے کیوں ہیں؟ اہل حدیث نو جوانوں میں اس کا رواج دن بدن بڑھتا جا رہا ہے، وہابی علما انہیں اس سے روکتے کیوں نہیں؟ اگر اہل سنت کے لوگ انہیں روکتے ہیں تو اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ یہ کہتے ہیں کہ کیا اس سے نماز نہیں ہوتی؟ جب نماز ہو جاتی ہے تو پھر کیوں نہ پڑھیں؟ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہابی مولوی انہیں اس کی چھوٹ دیتے ہیں، ورنہ وہ کج بحثی پر آمادہ نہ ہوتے۔

ممتاز اہل حدیث عالم مولانا سید محمد داود غزنوی کا ایک فتویٰ ہفت روزہ الاعتصام لاہور جلد ۱۱ شمارہ ۱۸ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں: اگر فیشن کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی تو نماز مکروہ ہوگی۔ اگر تعبد اور خضوع و عاجزی کے خیال سے [ننگے سر] پڑھی تو یہ نصاریٰ کے ساتھ تشبہ ہوگا۔

سستی و کاہلی کی بنا پر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس سے تو ہمیں اتفاق ہے لیکن خضوع و خضوع کے طور پر پڑھنے میں نصاریٰ کے ساتھ تشبہ ہے اس کے ثبوت پر مولانا غزنوی صاحب نے کوئی دلیل پیش نہیں کی، لہذا مولانا کا یہ اپنا ذاتی خیال ہے۔

اب ہم منکرین کے دلائل اور ان کے جوابات کو تفصیل سے ذکر کرتے ہیں:

### منکرین کے شبہات اور ان کے جوابات:

شبہ نمبر ۱: منکرین نے اپنے موقف کے ثبوت پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو پیش کیا ہے جس کو ابن منظور افریقی نے ذکر کیا ہے:

وکان ربمانزع قلنسوته، فجعلهاسترةبين يديه. وهو يصلي۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے وقت کبھی کبھار اپنی ٹوپی کو اتار کر اپنے سامنے سترہ بنالیا۔ [مختصر تاریخ دمشق ۲-۳۶۴]

شبہ کا جواب: تاریخ دمشق میں یہ روایت نہیں ملی، مختصر تاریخ دمشق میں ابن منظور نے اسے درج کیا ہے۔ ملا علی قاری، سیوطی، زبیدی وغیرہ نے اس کو ابن عساکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ سب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، لیکن کسی نے اس کی سند ذکر نہیں کی۔ اس حدیث کی نہ کوئی متابع روایت ہے اور نہ شاہد، بلکہ صحیح احادیث اس کے خلاف ہیں۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب منسوب یہ حدیث بے سند بھی ہے اور اس کا متن احادیث صحیحہ کے معارض بھی، لہذا اس حدیث سے یہ دلیل پکڑنا غلط ہے کہ حضور ﷺ نگے سر نماز ادا فرماتے تھے لہذا کراہت نگے سر نماز پڑنا جائز ہے۔

حدیث مذکور کے تعلق سے علما کی آرا ذکر کی جاتی ہیں:

ابن السبکی نے کہا: لم أجده إسناده۔ میں نے اس کی سند نہیں پائی۔

[تخریج احادیث احیاء علوم الدین ۳-۱۴۵۲]

زین الدین ابن العراقی نے یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث نقل کرنے کے بعد دونوں کے تعلق سے لکھا: وإسنادهما ضعیف۔ دونوں کی سند ضعیف ہے۔

[تخریج احادیث الاحیاء ۱-۸۶۱]

مشہور اہل حدیث عالم شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں:

قلت: الحديث لا يصح الاستدلال به على الكشف لوجهين: الأول: أنه

حدیث ضعیف۔ ویکفی للدلالة على ذلك تفرد ابن عساكر به وقد كشفت عن علته في "الضعيفة" 2538 الثاني: أنه لو صح فلا يدل على الكشف مطلقاً فإن ظاهره أنه كان يفعل ذلك عند عدم تيسر ما يستتر به لأن اتخاذ السترة أهم للأحاديث الواردة فيها۔

ترجمہ: حدیث مذکور کو اس بات کی دلیل بنانا صحیح نہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کے ضعیف ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ اس کو ابن عساکر کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔ میں نے اس کی علت ضعف کو سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ۲۵۳۸ میں واضح کر دیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو پھر بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہمیشہ اور بلا ضرورت ننگے سر نماز پڑھنا بغیر کراہت کے جائز ہے۔ کیوں کہ اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کبھی اگر سترہ کے لئے کوئی چیز دستیاب نہ ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کو سامنے رکھ لیتے تھے۔ کیوں کہ سترہ بنانا زیادہ اہم ہے، اس لئے کہ اس تعلق سے احادیث وارد ہیں۔

[تمام المۃ فی تعلیق فقہ السنۃ ۱- ۱۶۴]

مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبدالرحمن مبارک پوری لکھتے ہیں:

لَمْ أَقِفْ عَلَى إِسْنَادٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ فَلَا أَذْرِي هَلْ هِيَ صَالِحَةٌ لِلْإِحْتِجَاجِ أَمْ لَا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی سند مجھے معلوم نہیں۔ لہذا یہ نہیں یہ

قابل احتجاج ہے بھی یا نہیں۔ [تحفۃ الاحوذی ۵- ۳۹۳]

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بے سند اور ضعیف ہونے کی وجہ سے مسند صحیح احادیث و آثار کے مقابلے میں قابل حجت نہیں، اور اگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے

تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بغیر کسی عذر کے سستی و کاہلی یا فیشن کے طور پر ننگے سر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ حضور نے کبھی ایسا کیا ہوگا کہ کوئی مناسب چیز سترہ کے لئے نہیں ملی تو اس مقصد سے ٹوپی کو ہی سامنے رکھ دیا کہ کوئی گزرنے والا بے دھڑک سامنے سے نہ گزر جائے۔ جب گزرنے والا سامنے ٹوپی کو دیکھے گا تو سامنے سے نہ گزرے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ٹوپی سترہ بن سکتی ہے اور یہ نہیں کہ اب لوگ سر سے ٹوپی اتار کر اسی کو سترہ بنانے لگیں۔ کیوں کہ صحیح احادیث کے مطابق سترہ ایسی چیز ہونا چاہئے جس کی لمبائی موخرۃً الرحل (کجاوہ) کی لمبائی سے کم نہ ہو اور وہ کم از کم ایک گزر ہے۔

شبہ نمبر 2: سنن ابوداؤد میں ہے:

حدثنا عبد الله بن محمد الزهري حدثنا سفیان بن عیینة قال رايت شريكا صلي بنا في جنازة العصر فوضع قلنسوته بين يديه۔ یعنی فی فریضة حضرت۔ ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن محمد زہری نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے کہا میں نے شریک کو دیکھا، انہوں نے عصر کے وقت ایک جنازے کی نماز پڑھائی تو اپنی ٹوپی کو اتار کر اپنے سامنے رکھا۔

(سنن ابی داؤد 451/1 باب الخط اذالم یجد عصا)

شریک نے لوگوں کو نماز جنازہ پڑھائی تو ننگے سر۔ کیوں کہ انہوں نے اپنی ٹوپی کو اتار کر سامنے رکھ دی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔

جواب: اپنی طرف سے کچھ کہنے سے بہتر یہ ہے کہ خود اہل حدیث و وہابی عالم کی بات ہی اس شبہ کے جواب میں نقل کر دی جائے۔ جماعت اہل حدیث کے معتبر عالم مولانا اسماعیل سلفی صاحب نے اس دلیل کو متعدد وجوہ سے باطل قرار دیتے ہوئے یہ لکھا:

اولاً۔ (یہ دلیل باطل ہے) اس لئے کہ یہ نہ تو مرفوع حدیث ہے کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی عمل بیان ہوا ہو، اور نہ ہی یہ کسی صحابی کا اثر ہے، بلکہ یہ صحابہ کے بعد والوں میں سے کسی کا اثر ہے۔

ثانیاً: یہ کہ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ شریک کون بزرگ ہیں، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر تابعی ہیں یا کہ شریک بن عبد اللہ تبع تابعی ہیں اور ان دونوں میں سے چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو دونوں میں ہی کم و بیش ضعف پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ اثر بھی ضعیف ہوا اور پھر یہ کہ یہ ان کا عمل ہے جو کسی طرح قابل حجت نہیں۔

ثالثاً: اس لئے بھی اس اثر کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا کہ امام ابو داؤد نے اس اثر کو اپنی سنن کے "باب الخط اذا لم يجد عصا" کے تحت وارد کیا ہے کہ جب عصا نہ ہو تو سترہ کے لئے لکیر کھینچنے کا بیان۔ امام صاحب (شریک 12م) کے انداز بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ضرورتاً سرنگا رکھا گیا ہے کیوں کہ جب انہیں سترہ کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو انہوں نے سترہ کا کام ٹوپی سے لے لیا۔ ضرورت اور عذر سے سرنگا رکھا جائے تو اس میں بحث نہیں۔ بحث اس میں ہے کہ فیشن اور عادت کے طور پر نماز میں سرنگا رکھنا کہاں تک درست ہے؟ (بحوالہ ٹوپی یا پگڑی سے یا ننگے سر نماز ص 29)

مولانا اسماعیل سلفی صاحب کی مذکورہ ساری باتوں سے احناف کو اتفاق نہیں احناف کے نزدیک نہ ٹوپی سترہ بن سکتی ہے اور نہ ہی کوئی خط (لکیر) کیوں کہ صحیح احادیث میں مُؤَخَّرَةُ الرَّحْلِ (کجاوہ) جس کی لمبائی ایک گز سے کم نہیں ہوتی تھی، سے چھوٹی کسی چیز کو سترہ بنانے کا ذکر نہیں۔ یہاں پر مولانا اسماعیل سلفی کی بات کو اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے بھی اثر مذکور کو بلا ضرورت ننگے سر نماز پڑھنے کی دلیل نہیں مانا ہے اور اثر مذکور سے

بلا کر اہت ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کو باطل قرار دیا ہے۔ لہذا ان ماڈرن اہل حدیث وہابی حضرات کو اہل سنت کے علماء کی نہ سہی اپنے ہی عالم کی بات مان لینی چاہئے اور ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت چھوڑ دینی چاہئے۔

شبہ نمبر: 3 ابن عدی نے الکامل میں یہ مرفوع حدیث ذکر کی ہے:

حدثنا الحسن بن سفیان حدثنا حمید بن قتيبة حدثنا ابو ايوب الدمشقي حدثنا بقية حدثنا مبشر بن عبيد عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي بن ابي طالب عن رسول الله ﷺ قال: ائتوا المساجد حُسرًا ومقنعين فان العمائم تيجان المسلمين۔

ترجمہ: ہم سے حدیث بیان کی حسن بن سفیان نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حمید بن قتیبہ نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو ایوب دمشقی نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی بقیہ نے، انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی مبشر بن عبید نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے فرمایا: تم مسجد میں آؤ ننگے سر اور سروں کو ڈھانپ کر، یقیناً عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال 164/8)

جواب: یہ حدیث قابل استدلال نہیں۔ اس کا راوی مبشر بن عبید الکوفی متوفی 170ھ مجروح ہے خود ابن عدی نے اس کو واہی قرار دیا ہے اور اس کی دس منکر احادیث ذکر کی ہیں جن میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

☆ ذہبی لکھتے ہیں: ووہاہ ابن عدی و سر دلہ نحو عشرة احادیث منکیر۔

ابن عدی نے مبشر کو واہی (سخت ضعیف) کہا۔ اور ان کی دس منکر احادیث کو ذکر کیا ہے۔ (تاریخ الاسلام 4/490)

☆ خود ابن عدی لکھتے ہیں:

سمعت ابراہیم بن دحیم يقول سمعت محمد بن عوف يقول سمعت احمد بن حنبل يقول مبشر بن عبيد كان بحمص واصله كوفي اري روى عنه بقرية وابو المغيرة۔ واحاديثه احاديث موضوعه كذب۔

ترجمہ: میں نے ابراہیم بن دحیم کو کہتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے محمد بن عوف کو کہتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے سنا: مبشر بن عبید حمص میں مقیم تھے اور کوفی الاصل تھے۔ میرا خیال ہے کہ ان سے بقیہ اور ابو المغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی احادیث موضوع، جھوٹ ہیں۔ (الکامل فی الضعفاء 8/161)

☆ امام بخاری نے فرمایا: مبشر بن عبید کان منکر الحدیث۔ مبشر بن عبید منکر الحدیث تھے۔ (ایضاً)

☆ ذہبی نے فرمایا کہ مبشر قراءت قرآن میں اشتغال رکھتے تھے اور ضبط حدیث سے غافل ہو گئے تھے۔ (میزان الاعتدال 3/433)

☆ دارقطنی نے فرمایا: متروک۔ (تاریخ الاسلام 4/490)

☆ ابن حبان نے کہا: روى عن الثقات الموضوعات لايحل كتب حديثه الا تعجبا۔ ترجمہ: مبشر بن عبید نے ثقہ راویوں سے موضوع روایات روایت کی ہیں۔ ان کی حدیث کو لکھنا حلال نہیں مگر تعجب کے طور پر۔ (اکمال تہذیب الکمال 11/62)

☆ ابو حاتم نے کہا: ضعیف الحدیث۔

☆ جوزقانی نے کہا: متروک الحدیث۔

☆ ابو احمد الحاکم نے کہا: حدیثہ لیس بقائم۔ ان کی حدیث درست نہیں۔

☆ بیہی بن معین نے ضعیف کہا۔ (اکمال تہذیب الکمال 63/11)

حاصل کلام یہ ہے کہ حدیث مذکور ناقابل استناد ہے، کیوں کہ وہ منکر بلکہ بعض ناقدین کے مطابق موضوع ہے۔ وہابی غیر مقلد عالم شیخ البانی نے فیض القدیر للمناوی کے حاشیہ میں اس کو موضوع لکھا ہے۔ لہذا اس سے یہ ثابت کرنا کہ ننگے سر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، درست نہیں۔

## ننگے سر نماز خلاف سنت۔ علماء اہل حدیث کے اقوال

معروف اہل حدیث عالم محب اللہ راشدی سندھی کا مضمون جس کو اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے شائع کیا تھا پھر بعد میں اس کو رسالہ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں: احادیث کے تتبع (تلاش) سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سر پر یا تو عمامہ باندھے رہتے یا سر پر ٹوپیاں ہوتی تھیں۔ راقم الحروف کے علم کی حد تک سوائے حج و عمرہ کے کوئی ایسی صحیح حدیث دیکھنے میں نہیں آئی جس میں یہ ہو کہ آنحضرت ﷺ ننگے سر گھومتے پھرتے (چلتے پھرتے 12 م) تھے یا کبھی سر مبارک پر عمامہ وغیرہ تھا، لیکن مسجد میں آکر عمامہ اتار کر رکھ لیا اور ننگے سر نماز پڑھنی شروع کی کسی محترم دوست کی نظر میں ایسی کوئی حدیث ہو تو ضرور مستفید کیا جائے۔ (نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ 3،4)

## شیخ بن باز کا فتویٰ

مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبدالعزیز بن باز سے فتویٰ پوچھا گیا۔

هل يجوز لى ان اخطب خطبة الجمعة واؤم المصلين وانا كاشف راسى بدون عمامة افتونى ماجورين۔

ترجمہ: کیا یہ جائز ہے کہ میں نگے سر بغیر عمامہ کے جمعہ کا خطبہ دوں اور نمازیوں کی امامت کروں؟ فتویٰ سے نوازیں۔ اللہ آپ کو اجر دے گا۔

اس کا جواب دیتے ہوئے بن باز لکھتے ہیں:

العمامة مستحبة فہی من الزينة خذوا زینتکم عند کل مسجد وليست بشرط فلو صلى بدون عمامة لا يضر والمحرّم يصلى بدون شیء والمحرّمون من الرجال کلهم يصلون بدون شیء علی رؤوسهم، العمامة من الزينة فاذا صلى وليس عليه عمامة او خطب وليس عليه عمامة خطبته صحيحة وصلاته صحيحة لكن الافضل مثل ما قال ربنا جل وعلا يا بنى آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد۔

ترجمہ: عمامہ مستحب ہے۔ یہ زینت ہے اللہ کا فرمان ہے: ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔ عمامہ نماز کے لئے شرط نہیں۔ لہذا بغیر عمامہ کے نماز پڑھی تو ضرر نہیں (فاسد نہیں ہوگی)۔ احرام والا کھلے سر نماز پڑھے گا اور سارے احرام والے مرد ایسا ہی کریں گے۔ عمامہ زینت ہے۔ جب بغیر عمامہ کے نماز پڑھے یا خطبہ دے تو خطبہ صحیح اور نماز صحیح ہوگی لیکن افضل وہی ہے جو ہمارے رب جل وعلا کے ارشاد سے ثابت ہوتا ہے۔ (اے بنی آدم تم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو)۔ (مجموع فتاویٰ بن باز 254/30)

### شیخ عثیمین کے فتوے کا تنقیدی جائزہ

اہل حدیث و ہابیوں کے معتبر مفتی شیخ صالح عثیمین سے سوال کیا گیا: هل يحق للامام ان يصلى بالناس وهو مكشوف الرأس؟ ترجمہ: کیا امام کے لئے یہ درست ہے کہ

لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھائے؟ اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

نعم يجوز للامام ان يصلی بالناس وهو مكشوف الرأس لان ستر الرأس ليس من شروط الصلاة لكن ينبغي اذا كان في قوم من عاداتهم ان يسترُوا الرؤوس باللباس ان يكون مستور الرأس لقوله تعالى يا بني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد والزينة هنا تشتمل كل ما يميز به المرء من لباس الرأس ولباس البدن وكذلك ايضا لو صلى مامو ما حاسر الرأس او منفردا فانه لا لباس به۔

ترجمہ: ہاں! امام کے لئے جائز ہے کہ وہ لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھائے، کیوں کہ سر کو چھپانا نماز کے شرائط میں سے نہیں۔ لیکن امام اگر ایسی قوم میں ہو جس کی عادت یہ ہو کہ اس کے افراد سر چھپانے کا لباس بھی استعمال کرتے ہوں تو امام سر کو چھپائے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔ یہاں پر زینت سر کے لباس اور بدن کے لباس دونوں کو شامل ہے۔ اسی طرح اگر مقتدی یا منفرد (تہا شخص) ننگے سر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ (مجموعۃ فتاویٰ ابن عثیمین 451/17)

شیخ عثیمین جیسا اندازِ فتویٰ نگاری اختیار کرنے والے بعض علماء اہل حدیث کے فتوؤں سے ہی اہل حدیث نو جوانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ترغیب ملتی ہے۔ چنانچہ وہ ننگے سر نماز پڑھنے کی ایسی عادت بنا لیتے ہیں گویا ننگے سر نماز پڑھنا ہی سنت ہے۔ شیخ عثیمین نے اپنے فتویٰ میں یہ نہیں لکھا کہ جائز تو ہے لیکن مکروہ، خلاف ادب و خلاف سنت ہے، لہذا ننگے سر نہیں پڑھنا چاہئے۔ بلکہ جائز لکھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ لا لباس بہ۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب شیخ عثیمین کے بقول اس میں کوئی قباحت نہیں تو اہل حدیث ماڈرن

نوجوان وہی کر رہے ہیں۔

شیخ عثیمین نے یہ بھی لکھا کہ لیکن امام اگر ایسی قوم میں ہو کہ ان کی عادت، لباس سے سر ڈھانپنا ہو تو امام سر ڈھانپ کر نماز پڑھائے۔ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر امام ایسے لوگوں میں ہو جو سر ڈھانپنے کو زینت نہ سمجھتے ہوں بلکہ کھلا رکھنا ہی اُن کے نزدیک زینت ہو جیسا کہ ماڈرن نوجوان سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں میں امام کو ننگے سر نماز پڑھانا چاہئے۔ کیوں کہ وہاں سر کھلا رکھنا ہی زینت ہے۔ نہ جانے یہ اجتہادی بات شیخ صاحب نے کہاں سے ڈھونڈھ نکالی ہے؟

شارع علیہ السلام اور آپ کے اصحاب نے نماز میں بلکہ عام حالات میں عمامہ و ٹوپی کو مسلمانوں کے لئے زینت قرار دیا ہے تو بلا کسی تفریق کے مسلمانوں کے لئے یہ زینت ہے اسے اختیار کرنا چاہئے۔ خصوصاً حالت نماز میں مسلمانوں کو زینت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے تو عام حالات میں نہ سہی کم از کم حالت نماز میں مسلمانوں کو ٹوپی یا عمامہ پہننا چاہئے۔ یہی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد۔

لیکن شیخ عثیمین صاحب نے یہ شوشہ کہاں سے نکالا کہ اگر امام ایسے لوگوں میں ہو کہ ٹوپی یا عمامہ سے سر کو ڈھانپنا ان کی عادت ہو تو امام کو سر ڈھانپ کر نماز پڑھانا چاہئے اور سر کو ڈھانپنا جن کی عادت نہ ہو ان کو ننگے سر نماز پڑھانا چاہئے۔ شیخ صاحب کے انداز سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اگر ان سے کوئی یہ سوال کرتا کہ میں بغیر کرتا کے صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھاؤں تو جائز ہے یا نہیں؟ تو شیخ صاحب کا جواب بھی شاید یوں ہوتا:

"ہاں جائز ہے۔ کیوں کہ سر سے لے کر ناف تک چھپانا نماز کے شرائط میں سے نہیں۔

ہاں امام اگر ایسے لوگوں میں ہو جن کی عادت یہ ہو کہ وہ سر اور کندھے سے لے کر ناف تک لباس سے چھپاتے ہیں تو امام کو کرتا پہن کر نماز پڑھنا چاہئے۔ اگر بغیر کرتا کے صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفر تو کوئی حرج نہیں"

اگر کسی کے سوال پر شیخ عثیمین صاحب کا یہ فتویٰ ہوتا تو شاید اہل حدیث کی مسجدوں میں ننگے سر نماز پڑھنے والے نمازیوں کے درمیان صرف پاجامہ یا ازار میں ملبوس دو چادر بیہاتی اہل حدیث بھی نظر آنے لگتے اور دھیرے دھیرے ان کی تعداد بڑھتی جاتی۔ سچ ہے:

گر ہمیں مفتی ہمیں فتویٰ  
کا رافا تمام خواہد شد

## شیخ البانی کا فتویٰ

ننگے سر نماز پڑھنے کی کراہت کے مسئلے میں اہل حدیث کے شیخ البانی، احناف کے موقف پر ہیں، اس لئے بعض علماء اہل حدیث نے انہیں بھی ہدف ملامت بنایا ہے۔ اس مسئلے میں شیخ البانی کا موقف شیخ عثیمین کے موقف سے الگ ہے۔  
شیخ البانی لکھتے ہیں:

والذی ارادہ فی هذه المسئلة ان الصلاة حاسر الراس مكروهة۔ ذالك انه من المسلم به استحباب دخول المسلم فى الصلاة فى اكمل هيئة اسلامية للحديث المتقدم فى الكتاب فان الله احق ان يتزين له وليس من الهيئة الحسنة فى عرف السلف اعتياد حسر الراس والسير كذالك فى الطرقات والدخول كذالك فى اماكن العبادات بل هذه عادة اجنبية تسربت الى كثير من البلاد الاسلامية حينما دخلها الكفار و جلبوا اليها عاداتهم الفاسدة فقلدهم المسلمون فيها فاضاعوا بها وبامثالها من التقاليد شخصيتهم الاسلامية فهذا العرض

الطاری لا یصلح ان یکون مسوغا لمخالفة العرف الاسلامی السابق ولا اتخاذ حجة لجواز الدخول فی الصلاة حاسر الرأس۔

ترجمہ: اس مسئلے میں میری رائے یہ ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیوں کہ یہ بات مسلم ہے کہ مسلمان سب سے کامل اسلامی ہیئت کے ساتھ نماز میں داخل ہو، یہ مستحب ہے اُس حدیث کی بنا پر جو کتاب میں پہلے گزری۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے حضور زینت اختیار کی جائے اور اسلاف کے عرف میں ننگے سر رہنا اچھی حالت نہیں مانی جاتی۔ اسی طرح راستوں میں چلنا اور عبادت کی جگہوں میں ننگے سر داخل ہونا اچھا نہیں۔ بلکہ یہ اجنبی حالت بہت سے اسلامی ممالک میں اُس وقت داخل ہوئی جب کہ وہاں کافروں کی آمد ہوئی۔ وہ اپنی بُری عادتیں اسلامی ممالک میں کھینچ لائے اور مسلمان ان کے پیروکار ہو گئے۔ مسلمانوں نے ان کافروں کی عادتوں کی تقلید کر کے اپنے اسلامی تشخص کو ضائع و برباد کر دیا۔ تو بعد میں آنے والی یہ حالت اس قابل نہیں کہ اس کے مقابلے میں سابقہ اسلامی حالت کو چھوڑ دیا جائے۔ قطعاً اس کو ننگے سر نماز شروع کرنے کے جواز کی دلیل نہ بنایا جائے۔ (تمام المنہ فی التعلیق علی فقہ السنۃ 164/1)

قارئین کرام! ذرا توجہ سے دیکھیں، مشہور غیر مقلد اہل حدیث عالم شیخ ناصر الدین البانی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ اور اسلامی ہیئت کے خلاف ہے۔ لیکن غیر مقلدین ہی کے مفتی شیخ عثمین کہتے ہیں کہ ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ غیر مقلدین ہی سے فیصلہ طلب کیا جائے کہ ان کے دونوں مستند عالموں میں سے کس کی بات درست ہے؟

## ایک ضروری نصیحت

بعض علماء اہل حدیث کی تحریروں سے خصوصاً ماڈرن نوجوانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی شہ مل رہی ہے۔ علماء اہل حدیث اپنے وہابی مشن کی تبلیغ و اشاعت کے لئے زیادہ تر انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو منتخب کرتے ہیں لہذا وہ انہیں ان کی طبیعت اور پسند کے مطابق شرعی مسائل بتاتے ہیں۔ ماڈرن نوجوانوں کو شوٹ بوٹ، ٹائی میں ملبوس ہونا اور ننگے سر رہنا پسند ہے، اسی کو وہ زینت سمجھتے ہیں تو وہابی علماء انہیں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اسی ہیئت میں نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ شیخ غثیین کے فتوے سے ظاہر ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ اہل حدیث نوجوانوں کے بہکاوے میں آ کر بعض ناواقف سنی نوجوان بھی ننگے سر نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں اور مسجدوں میں ننگے سر نماز پڑھنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ یہی حال کچھ دنوں رہا تو اہل حدیث کی مسجدیں چرچ اور گرجا کا منظر پیش کرتی نظر آئیں گی۔ شاید اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے غیر مقلدین کے محدث شیخ البانی نے ننگے سر نماز پڑھنے کی کراہت کو بڑے سخت انداز میں بیان کیا ہے، جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ لیکن شیخ البانی کی جماعت ہی کے بعض شدت پسند علماء نے شیخ البانی کو بھی نہیں بخشا اور ان پر حنفی ہونے کا فتویٰ لگا دیا حالانکہ حنفی ہونا اہل حدیث وہابی علماء کے یہاں مشرک ہونے کے مترادف ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ایسے پرفتن حالات میں خصوصاً نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ اوقات میں نہ سہی کم از کم اوقات نماز میں پورے لباس میں مسجدوں میں آئیں اور ایسے لباس کے ساتھ نماز ادا کریں جس سے ان کی نمازیں مکروہ نہ ہوں۔ اگر شرٹ و پینٹ ہوں تو اتنے چست و تنگ

اور باریک نہ ہوں کہ جسم کے اعضا کے خط و خال صاف جھلکیں۔ بعض نوجوان ایسے شرٹ اور پینٹ استعمال کرتے ہیں کہ جب رکوع و سجدے میں جاتے ہیں تو کمر سے نیچے کا بعض حصہ جو سرین سے متصل ہوتا ہے، ظاہر ہو جاتا ہے۔ حالاں کہ ناف کے نیچے کا حصہ کمر، سرین کو چھپانا نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔ بعض لوگ ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والے پینٹ پہن کر نماز پڑھتے ہیں، حالاں کہ اس سے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ بعض لوگ ٹخنوں سے نیچے والے حصے کو نماز پڑھتے وقت سمیٹ کر اوپر کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے کراہت ختم ہوگئی، حالاں کہ کپڑا موڑ کر نماز پڑھنا (کف ثوب فی الصلاة) بھی کراہت سے خالی نہیں۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے فیشن والے لباس دراصل فرنگیوں کی ایجاد ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو ان کی اسلامی تہذیب و لباس سے دور کرنا اور ان کی عبادتوں کو ناقص و بے ثواب بنانا ہے۔

بعض نوجوان ایسے ٹی شرٹ پہنتے ہیں اور پہن کر نماز پڑھتے ہیں جن میں جاندار کی تصویر ہوتی ہے، بعض میں غیر جاندار کی لیکن یہود و نصاریٰ کے کلیسا و گرجا وغیرہ کی تصویر ہوتی ہے، بعض میں غیر مہذب جملے لکھے ہوتے ہیں اور نوجوان نادانی میں ایسے شرٹ پہن کر مسجدوں میں آتے ہیں اور اسی لباس میں نماز پڑھتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو سخت پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کا لباس پہن کر مسجد میں آنا ہی نہیں چاہئے چہ جائیکہ اس میں نماز ادا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: یا بنی اداہم خذوا زینتکم عند کل مسجد و کلوا و اشربوا ولا تسرفوا انه لا یحب المسرفین۔ (الاعراف: 31)

ترجمہ: اے بنی آدم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو یقیناً وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ زینت سے مراد لباس ہے (الدر الممشور 154/31)

امام طاووس تابعی نے عمامہ کو زینت والے لباس میں شمار کیا ہے، اور ٹوپی اسی کے بدلے میں ہے۔ حضور ﷺ کے لباس میں یہ شامل تھی، لہذا ٹوپی بھی زینت والے لباس میں داخل ہے۔

## ننگے سر نماز پڑھنا مذہب اربعہ میں مکروہ ہے

### احناف کا مذہب:

علامہ برہان الدین محمود بن احمد ابن مازہ بخاری حنفی متوفی 616ھ نے تحریر فرمایا:

لوصلیٰ مکشوف الراس وهو یجد ما یستر بہ الراس ان کان تھاونا بالصلاة یکرہہ وللتضرع یتحب۔

ترجمہ: اگر سر چھپانے کا لباس ہو پھر بھی غفلت کی وجہ سے ننگے سے نماز پڑھے تو مکروہ ہے اور تضرع و عاجزی کے لئے ہو تو مستحب ہے۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی 310/5)

علامہ زین الدین ابن نجیم المصری المتوفی 970ھ نے لکھا:

وان صلیٰ فی ازار واحد یجوز ویکرہ وکذا فی السراویل فقط لغير عذر وکذا مکشوف الراس للتهاون والتکاسل لا للخشوع۔

ترجمہ: اگر ایک ازار میں نماز پڑھی تو ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔ اسی طرح بغیر عذر کے صرف پاجامہ میں نماز پڑھی تو مکروہ ہوگی اور اسی طرح سستی و کاہلی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی تو

مکروہ ہوگی۔ (البحر الرائق 27/2)

اسی میں ذخیرہ کے حوالے سے ہے۔

التوشیح ان یكون الثوب طویلا یتوشح به فیجعل بعضه علی راسه وبعضه علی منکیبه وعلی کل موضع من بدنہ۔

ترجمہ: توشیح (جو حدیث میں ہے) کا مطلب یہ ہے کہ لمبے کپڑے کو اس طرح پہننا کہ اس کے بعض حصے کو سر پہ رکھے اور بعض حصے کو دونوں کندھوں پہ اور پورے بدن پہ رکھے۔ (ایضاً) علامہ طحطاوی متوفی 1231ھ نے فرمایا:

ویکروہ وهو مکشوف الرأس تکاسلا لترك الوقار۔ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیوں کہ اس میں وقار کو ترک کرنا ہے۔ (حاشیہ الطحطاوی علی مرقی الفلاح 1/359)

## مالکیہ کا مذہب

مالکیہ کے نزدیک بھی ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا مسنون ہے اور ننگے سر پڑھنا مکروہ ہے۔ ابوالولید محمد بن رشد مالکی متوفی 520ھ نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے استحباب کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والمصلی یناجی ربہ ویقف بین یدی خالقه وهو احق ان تزین له وقد رای عبد اللہ بن عمر مولاه یصلی بغیر رداء فقال له اراءیت لو کنت مرسلک الی السوق اھکذا کنت تمضی؟ قال لا: قال: فالله احق من تجمل له۔

ترجمہ: نمازی اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنے خالق کے سامنے کھڑا ہوتا ہے لہذا وہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس کے سامنے زینت اختیار کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم کو دیکھا وہ بغیر چادر کے نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اس

سے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر میں تجھے بازار بھیجتا تو کیا اسی حالت میں چلا جاتا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس آدمی سے زیادہ حق دار ہے جس کے لئے تم جمال اختیار کرتے ہو۔ (البیان والتحصيل 19/17)

علامہ قرانی مالکی لکھتے ہیں:

قال فی الكتاب احب الی ان یرفع کور العمامة یمس الارض ببعض جبهته۔  
ترجمہ: کتاب (المدونہ) میں فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ مصلیٰ عمامہ کے کنارے کو پیشانی سے ہٹائے تاکہ سجدے میں پیشانی کا بعض حصہ زمین پہ لگے۔ (الذخیرۃ 196/2)

### شوافع کا مذہب

شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ بلا عذر ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت و مکروہ ہے۔ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔

علامہ شمس الدین محمد بن احمد خطیب شافعی متوفی 977ھ لکھتے ہیں:

ویسن للرجل ان یلبس للصلاة احسن ثیابه ویتمصص ویتعلم ویطیلس  
ویرتدی ویترز اویتسرول۔

ترجمہ: مرد کے لئے مسنون ہے کہ نماز کے لئے اپنے خوبصورت کپڑے پہنے۔ قمیص، عمامہ، ٹوپی یا چادر ازار یا پاجامہ پہنے۔ (معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج 400/1)

علامہ دمیاطی شافعی لکھتے ہیں:

ای ویحافظ علی مایتجمل بہ عادة ولو اکثر من اثنین۔

ترجمہ: یعنی عادیہ جس لباس سے جمال اختیار کیا جاتا ہے اس کو پابندی سے نماز میں پہنے۔

اگرچہ دو سے زائد ہوں۔ (اعانة الطالبین 1/135)

## حنابلہ کا مذہب

فقہ حنبلی کی معتبر کتاب العدة شرح العمدۃ کے محشی شیخ اسامہ علی محمد سلیمان لکھتے ہیں:

قال ابن عمر غطاء الرأس في الصلاة من زينها - قال احد السلف لا خير

اتحب ان يراكم الناس مكشوف الرأس قال: لا - فقال: ربك احق ان تتزين له -

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نماز میں سر کو ڈھانپنا اس کی زینت میں سے

ہے۔ اسلاف میں سے کسی نے دوسرے سے کہا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ لوگ تم کو ننگے سر

دیکھیں تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا رب اس بات کا زیادہ حق

دار ہے کہ تم اس کے سامنے زینت اختیار کرو۔ (التعليق على العدة شرح العمدۃ 12/50)

## تمت بالخیر

## ماخذ و مراجع

| سن<br>طباعت | مطبع                          | وفات  | مصنف                    | اسماء کتب                         |
|-------------|-------------------------------|-------|-------------------------|-----------------------------------|
|             |                               |       |                         | القرآن الکریم                     |
| 1994ء       | دار الکتب العلمیہ بیروت       | 630ھ  | علی بن محمد ابن الاثیر  | اسد الغابۃ                        |
| 1985ء       | دار طبع الریاض                | 389ھ  | ابوبکر محمد بن المنذر   | الاوسط فی السنن والایجماع         |
| 2001ء       | الفاروق الحدیثہ               | 762ھ  | مغلطائی بن قلیچ         | اکمال تہذیب الکمال                |
| 1997ء       | دار الفکر، بیروت              | 1310ھ | ابوبکر دمیاطی           | اعانۃ الطالبین                    |
|             |                               |       |                         | ارشیف ملتقی اہل الحدیث            |
| 1997ء       | دار الکتب العلمیہ بیروت       | 970ھ  | زین الدین ابن نجیم      | البحر الرائق                      |
| 1988ء       | دار الغرب الاسلامی بیروت      | 520ھ  | محمد بن رشد قرطبی       | البيان والتحصیل                   |
| 1420ھ       | دار احیاء التراث العربی بیروت | 510ھ  | حسین بن مسعود بغوی      | تفسیر البغوی                      |
| 1420ھ       | دار احیاء التراث العربی بیروت | 606ھ  | فخر الدین رازی          | تفسیر الرازی                      |
| 1987ء       | دار العاصمۃ للنشر، ریاض       |       | العراقی، ابن السبکی     | تخریج احادیث احیاء علوم الدین     |
| 1409ھ       | المکتبۃ الاسلامیہ - ریاض      | 1420ھ | محمد ناصر الدین البانی  | تمام الممنۃ فی تعین علی فقہ السنۃ |
|             | دار الکتب العلمیہ بیروت       | 1353ھ | عبدالرحمن مبارکپوری     | تحفۃ الاحوذی                      |
| 1987ء       | دار الکتب العربی، بیروت       | 744ھ  | شمس الدین ذہبی          | تاریخ الاسلام                     |
|             |                               |       | اسامہ علی محمد سلیمان   | التعلیق علی العدة شرح العمدة      |
| 1998ء       | دار الکتب العربی، بیروت       | 430ھ  | ابونعیم اصفہانی         | حلیۃ الاولیاء                     |
| 1997ء       | دار الکتب العلمیہ بیروت       | 1231ھ | احمد بن محمد طحاوی      | حاشیۃ الطحاوی علی مرآۃ الفلاح     |
|             | دار احیاء الکتب العربیۃ       | 885ھ  | محمد بن قرامرز ملا خسرو | درر الحکام شرح غرر الاحکام        |
| 1993ء       | دار الفکر، بیروت              | 911ھ  | جلال الدین سیوطی        | الدر المنثور                      |
| 1994ء       | دار الغرب الاسلامی، بیروت     | 684ھ  | احمد بن ادريس قرانی     | الذخیرۃ                           |
|             | دار احیاء التراث العربی بیروت | 279ھ  | محمد بن عیسیٰ ترمذی     | سنن الترمذی                       |

|                              |                             |       |                             |
|------------------------------|-----------------------------|-------|-----------------------------|
| اسنن الکبریٰ                 | احمد بن حسن بہیقی خراسانی   | 458ھ  | دارالکتب العلمیہ، بیروت     |
| سنن ابی داؤد                 | سلیمان بن اشعث سجستانی      | 275ھ  | دارالفکر، بیروت             |
| صحیح البخاری                 | محمد بن اسماعیل بخاری       | 256ھ  | دارطوق النجاة               |
| العنایہ شرح الہدایہ          | محمد بن شمس الدین بابر قی   | 786ھ  | دارالفکر، بیروت             |
| اکامل فی ضعفاء الرجال        | ابو احمد بن عدی جرجانی      | 365ھ  | الکتب العلمیہ، بیروت        |
| مرقاۃ المفاتیح               | علی بن محمد القاری          | 1014ھ | دارالفکر، بیروت             |
| المعجم الکبیر                | سلیمان بن احمد طبرانی       | 360ھ  | مکتبۃ العلوم والحکم، موصول  |
| مصنف عبدالرزاق               | عبدالرزاق صنعانی            |       | المجلس العلمی، ہند          |
| مصنف ابن ابی شیبہ            | عبداللہ ابوبکر ابن ابی شیبہ | 235ھ  | دارالفکر، بیروت             |
| الخط البرہانی                | محمود ابن مازہ              | 616ھ  | دارالکتب العلمیہ، بیروت     |
| مختصر تاریخ دمشق             | محمد بن منظور افریقی        | 711ھ  | دارالفکر، دمشق              |
| میزان الاعتدال               | شمس الدین ذہبی              | 744ھ  | دارالمعرفۃ، بیروت           |
| مجموع فتاویٰ ابن باز         | عبدالعزیز بن باز            | 1420ھ | الریاستہ العامہ للبحوث      |
| مجموعہ فتاویٰ بن عثیمین      | صالح بن عثیمین              |       |                             |
| معنی المحتاج                 | شمس الدین خطیب              | 977ھ  | مصطفیٰ البابی               |
| نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ | محب اللہ راشدی پاکستان      |       | ناصر خان                    |
| ٹوپی یا پگڑی یا ننگے سر نماز | محمد منیر قمر نواب الدین    |       | توحید پبلیکیشنز جدید بنگلور |